کبھی مار کھو کر کریں قتل عام — کبھی ہاتھ اُٹھا لیویں گرتوں کو تھام
کہیں دھرپت[1] اور گیت کا شور و غل — کہیں قول[2] و قلبانہ و نقش و گل
کہیں بھانڈ اور لولیوں[3] کا سماں — کہیں ناچ کشمیریوں[4] کا وہاں
مجیرا پکھاوج گلے ڈال ڈھول — بجاتے تھے اُس جا کھڑے باندھ غول
محل میں جو دیکھو تو اک ازدحام — مبارک سلامت کی تھی دھوم دھام
پری پیکروں کا ہر اک جا ہجوم — وہاں بھی پڑی عیش و عشرت کی دھوم
چھٹی تک غرض تھی خوشی ہی کی بات — کہ دن عید اور رات تھی شب برات
بڑھا رہی ابر میں جوں ھلال — محل میں لگا پلنے وہ نونہال
برس گانٹھ[5] جس سال اُس کی ہوئی — دلِ بستگاں کی گرہ کھل گئی
وہ گل جب کہ چوتھے برس میں لگا — بڑھایا گیا دودھ[6] اُس ماہ کا
ہوئی تھی جو کچھ پہلے شادی کی دھوم — اُسی طرح سے پھر ہوا واں ہجوم
طوائف وہی اور وہی راگ و رنگ — ہوئی بلکہ دونی خوشی کی ترنگ
وہ گل پاؤں سے اپنے جس جا چلا — وہاں آنکھ کو نرگسوں نے ملا
لگا پھرنے وہ سرو جب پاؤں پاؤں — کیے بردے[7] آزاد تب اُس کے ناؤں

[1] دھرپت۔ دربد۔ اس کو استک بھی کہتے ہیں۔ یہ صرف چوتالے پر گائی جاتی ہے۔ اس میں تان مُرکی زمزمہ نہیں لیا جاتا بلکہ اس میں صرف بول کی اینچ ہوتی ہے ۱۲ [2] قول و قلبانہ وہ چیز جو قوال نیچے اپنا گانا شروع کرتے وقت گاتے ہیں ۱۲ [3] لولی۔ رنڈی ۱۲۔ آسی [4] کشمیری۔ ایک ناچنے والا فرقہ ۱۲۔ آسی [5] برس گانٹھ۔ سالگرہ ۱۲۔ آسی [6] دودھ بڑھانا۔ بچہ کا دودھ چھڑانا ۱۲ [7] بردہ لونڈی غلام ۱۲

داستان تیاری میں باغ کی

ے ارغوانی پلا ساقیا — کہ تعمیر کو باغ کی دل چلا[7]
دیا شہ نے ترتیب اک خانہ باغ — ہوا رشک سے جس کے لالہ کو داغ
عمارت کی خوبی دروں کی وہ شان — لگے جس میں زربفت کے سائبان
چھتیں اور پردے بندھے زرنگار — دروں پر کھڑی دست بستہ بہار
کوئی ڈورے سے در پہ اٹکا ہوا — کوئی زہ[1] پہ خوبی سے لٹکا ہوا
وہ مقیش[2] کی ڈوریاں سربسر — کہ مہ کا بندھا جس میں تارِ نظر
چقوں کا تماشا تھا آنکھوں کا جال — نگہ کو وہاں سے گزرنا محال
سنہری مغرق[3] چھتیں ساریاں[4] — وہ دیوار اور در کی گلکاریاں
دیے ہر طرف آئنے جو لگا — گیا چوگنا لطف اُس میں سما
وہ مخمل کا فرش اُس کا ستھرا کہ بس — بڑھے جس کے آگے نہ پائے ہوس
رہیں لخلخے[5] اُس میں روشن مدام — معطر شب و روز جس سے مشام
چھپر کھٹ[6] مرصع کا دالان میں — چمکتا تھا اس طرح ہر آن میں
زمیں پر تھی اس طور اُس کی جھمک — ستاروں کی جیسے فلک پر چمک

[1] زہ۔ ڈوری۔ کنارہ ہر چیز کا ۱۲ [2] مُقیش۔ زری۔ سونے چاندی کے تاروں کا بنا ہوا کپڑا ۱۲ [3] مغرق۔ جگمگاتا۔ چمکتا۔ چاندی سونے میں لپا ہوا ۱۲ [4] ساریاں تمام ساریوں کی جمع۔ اب اس معنی میں اس طرح نہیں لکھتے ۱۲ [5] لخلخہ۔ خوشبودار بتیاں وغیرہ ۱۲ [6] چھپر کھٹ مرصع کار جڑاؤ بڑی مسہری ۱۲ [7] دل چلا۔ یعنی آمادہ ہوا ۱۲۔ آسی

زمیں کا کروں واں کی کیا میں بیاں ؎ کہ صندل کا تھا ایک تختہ عیاں
بنی سنگ مرمر کی چوپڑ[1] کی نہر ؎ گئی چار سو اُس کے پانی کی لہر
قرینے سے گرد اُس کے سرو سہی[2] ؎ کچھ اک دور دور اُس سے سیب بھی
کہوں کیا میں کیفیت دار بست[3] ؎ لگائے رہیں تاک واں مے پرست
ہوائے بہاری سے گل لہلہے[4] ؎ چمن سارے شاداب اور ڈہڈہے[5]
زمرد کے مانند سبزے کا رنگ ؎ روش پر جواہر لگے جیسے سنگ
روش کی صفائی پہ بے اختیار ؎ گل اشرفی[6] نے کیا زر نثار
چمن سے بھرا باغ گل سے چمن ؎ کہیں نرگس و گل کہیں یاسمن[7]
چنبیلی کہیں اور کہیں موتیا ؎ کہیں رائے بیل اور کہیں موگرا
کھڑے شاخ شبو کے ہر جا نشان ؎ مدن بان[8] کی اور ہی آن بان
کہیں ارغواں[9] اور کہیں لالہ زار ؎ جُدی اپنے موسم میں سب کی بہار
کہیں جعفری[10] اور گیندا کہیں ؎ سماں شب کو داؤدیوں[11] کا کہیں
عجب چاندنی میں گلوں کی بہار ؎ ہر اک گل سفیدی سے مہتاب وار

لہ چوپڑ کی نہر۔ چار خانہ دار۔ چار طرف بہنے والی ۱۲ ۲ سرو سہی۔ سیدھا سرو ۱۲۔ ۳ دار بست انگور وغیرہ کی بیل چڑھانے کی ٹٹی ۱۲ ۴ لہلہا۔ شاداب ۱۲۔ ۵ ڈہڈہا۔ سرسبز شاداب ۱۲ ۶ ایک قسم کا گول زرد پھول ۱۲ ۷ یاسمن۔ چنبیلی ۱۲ ۸ مدن بان۔ بیلے کی قسم کا ایک پھول ۱۲ ۹ ارغواں سرخ رنگ کا ایک پھول ۱۲۔ عبدالباری آسی ۱۰ ایک قسم کا زرد گیندے کا پھول۔ بعض گیندا اور بعض اشرفی و جعفری کو ایک جا سنتے ہیں ۱۲۔
۱۱ داؤدی ایک قسم کا زرد اور سفید رنگ کا پھول اس کو گل داؤدی بھی کہتے ہیں ۱۲

کھڑے سرو کی طرح چنپے کے جھاڑ ؎ کہے تو کہ خوشبوئیوں کے پہاڑ
کہیں زرد نسریں[1] کہیں نسترن[2] ؎ عجب رنگ پر زعفرانی چمن
پڑی آب جو ہر طرف کو بہے ؎ کریں قمریاں سرو پر چہچہے
گلوں کا لب نہر پر جھومنا ؎ اُسی اپنے عالم میں منہ چومنا
وہ جھک جھک کے گرنا خیاباں[3] پر ؎ نشے کا سا عالم گلستان پر
لیے ہاتھ میں بیلچے مالنیں ؎ چمن کو لگیں دیکھنے بھالنیں
کہیں تخم پاشی کریں گود کر ؎ بنیری[4] جماویں کہیں کھود کر
کھڑے شاخ در شاخ باہم نہال ؎ رہیں ہاتھ جوں مست گردن میں ڈال
لب جو پہ آئینے میں دیکھ قد ؎ اکڑنا کھڑے سرو کا جد نہ تد[5]
خراماں صبا صحن میں چار سو ؎ دماغوں کو دیتی ہر اک گل کی بو
کھڑے نہر پر قاز[6] اور قرقرے[7] ؎ لیے ساتھ مرغابیوں کے پرے
صدا قرقروں کی بطوں کا وہ شور ؎ درختوں پہ بگلے منڈیروں پہ مور
چمن آتش گل سے دہکا ہوا ؎ ہوا کے سبب باغ مہکا ہوا
صبا جو گئی ڈھیریاں کر کے پھول ؎ پڑے ہر طرف مولسریوں کے پھول
وہ کیلوں کی اور مولسریوں کی چھاؤں ؎ لگی جائیں آنکھیں[8] لیے جس کا ناؤں

لہ نسریں ایک پھول جسے مشکیہ بھی کہتے ہیں ۱۲ ۲ نسترن ایک پھول جس کو سیوتی بھی کہتے ہیں ۱۲ ۳ خیاباں۔ باغ کے بیچ کا راستہ۔ کیاری ۱۲ ۴ چھوٹی پود ۱۲ ۵ جب نہ تب۔ مراد گاہ بگاہ ۱۲ ۶ قاز۔ دریائی بط ۱۲ ۷ قرقرا ایک آبی پرندہ ۱۲۔ آسی ۸ آنکھ لگنا۔ نیند آنا ۱۲

خوشی سے گلوں پر سدا بلبلیں — تعشق کی آپس میں باتیں کریں
درختوں نے برگوں کے کھولے ورق — کہ لیں طوطیاں بوستاں کا سبق
سماں قمریاں دیکھ اُس آن کا — پڑھیں باب پنجم گلستان کا
ددا[1] دائیاں[2] اور مغلانیاں[3] — پھریں ہر طرف اُس میں جلوہ کناں
خواصوں[4] کا اور لونڈیوں[5] کا ہجوم — محل کی وہ چہلیں[6] وہ آپس کی دھوم
تکلف کے پہنے پھریں سب لباس — رہیں رات دن شاہزادے کے پاس
کنیزاں مہرو کی ہر طرف ریل[7] — جنبیلی[8] کوئی اور کوئی راے بیل
رنگیلی[9] کوئی اور کوئی شام روپ — کوئی چت لگن اور کوئی کام روپ
کوئی کیتکی اور کوئی گلاب — کوئی مہر تن اور کوئی ماہتاب
کوئی سیوتی اور ہنس مکھ کوئی — کوئی دل لگن اور تن سکھ کوئی
ادھر اور اُدھر آتیاں[10] جاتیاں — پھریں اپنے جوبن کو دکھلاتیاں
کہیں اپنے پٹے[11] سنوارے کوئی — اری[12] اور تری کہہ پکارے کوئی

۱؎ ددا - وہ عورت جو بچوں کی خدمت پر مقرر ہو ۱۲ ۲؎ دائی جنائی - وہ عورت جو میکے سے عروس کی ساتھ خدمت کرنے کے لیے آتی ہے ۱۲ ۳؎ مغلانی وہ عورت جس کے سپرد سینے پرونے کی خدمت ہو ۱۲ ۴؎ خواص - ممتاز خدمتگار عورتیں مصاحبت کرنے والی عورتیں ۱۲ ۵؎ لونڈی - باندی ۱۲ ۶؎ چہل ہنسی مذاق ۱۲ ۷؎ ریل - ہجوم - بھیڑ ۱۲ ۸؎ جنبیلی راے بیل - چنپا وغیرہ نام اس قسم کی عورتوں کے ہوتے ہیں جو امرا کی خدمتگاری میں رہتی ہیں ۱۲ ۹؎ یہ عورتوں کے نام ہیں اس کے بعد کے دو شعروں میں بھی نام ہیں ۱۲ ۱۰؎ آتیاں جاتیاں - دکھلاتیاں - یہ سب جمعیں ہیں اب اس طرح نہیں بولتے ۱۲ ۱۱؎ پٹے - تراشے ہوئے بال - دلّی میں پائے مخلوط کے ساتھ بولتے ہیں ۱۲ ۱۲؎ اری اور تری زبان عوام میں مستعمل ہے ۱۲

کہیں چٹکیاں اور کہیں تالیاں — قہاقے کہیں اور کہیں گالیاں
بجاتی پھرے کوئی اپنے کڑے — کہیں ہو رہی اور کہیں اچھڑے[1]
دکھاوے کوئی گوکھرو[2] موڑ موڑ — کہیں سوت بوٹے کہیں تار توڑ[3]
ادا سے کوئی بیٹھی حقہ پیے — دمِ دوستی کوئی بھر بھر جیے
کوئی حوض میں جا کے غوطہ لگائے — کوئی نہر پر پاؤں بیٹھی ہلائے
کوئی اپنے طوطے کی لیوے خبر — کوئی اپنی مینا پہ رکھے نظر
کسی کو کوئی دھول[4] مارے کہیں — کوئی جان کو اپنی وارے کہیں
کوئی آرسی اپنے آگے دھرے — ادا سے کہیں بیٹھی کنگھی کرے
مقابہ[5] کوئی کھول مسی لگائے — لبوں پر دھڑی[6] کوئی اپنے جمائے
ہوا اُن گلوں سے دوبالا سماں — اُسی باغ میں تھا وہ سرو رواں
غرض لوگ تھے یہ جو ہر کام کے — یہ سب واسطے اُس کے آرام کے
پلا جب وہ اس ناز و نعمت کے ساتھ — پدر اور مادر کی شفقت کے ساتھ
ہوئی اُس کے کتب[7] کی شادی عیاں — ہوا پھر اُنھیں شادیوں کا سماں
معلم اتالیق[8] منشی ادیب — ہر اک فن کے استاد بیٹھے قریب
کیا قاعدے سے شروع کلام — پڑھانے لگے علم اُس کو تمام

۱؎ اچھڑے - قدیم کا طرز یہ کلمہ ہے جو واہ جیسے خوشی کی جگہ مستعمل تھا اب اس طرح نہیں بولتے ۱۲ ۲؎ گوکھرو - کھٹا سوڑا ہوا گوٹا ۱۲ ۳؎ تار توڑ - ایک قسم کا کارچوبی کا کام ۱۲ ۴؎ دھول - دھپ جانٹا - تھپڑ ۱۲ ۵؎ مقابہ - سنگاردان ۱۲ ۶؎ دھڑی جمانا - ہونٹوں پر مسی کی تہ جمانا ۱۲ ۷؎ کتب کی شادی - تقریب بسم اللہ خوانی ۱۲ ۸؎ اتالیق - ادب سکھانے والا ۱۲

دیا تھا زبس حق نے ذہن رسا — کئی سال میں علم سب پڑھ چکا
معانی و منطق بیان و ادب — پڑھا اُس نے منقول[1] و معقول سب
خبردار حکمت کے مضمون سے — غرض جو پڑھا اُس نے قانون[2] سے
لگا ہیئت[3] و ہندسہ[4] تا نجوم[5] — زمین آسماں میں پڑی اُس کی دھوم
کیے علم نوکِ زباں حرف حرف — اسی نحو[6] سے اُس نے کی عمر صرف[7]
عطارد[8] کو آنے لگی اُس کی ریس[9] — ہوا سادہ[10] لوحی میں وہ خوشنویس
ہوا جبکہ نوخط[11] وہ شیریں[12] رقم — بڑھا کر لکھے سات سے نو قلم
لیا ہاتھ جب خامۂ مشک بار — لکھا نسخ[13] و ریحان و خط غبار
عروس الخطوط اور ثلث و رقاع — خفی اور جلی مثل خطِ شعاع
شکستہ لکھا اور تعلیق جب — رہے دیکھ حیران اتالیق سب
کیا خط گلزار سے جب فراغ — ہوا صفحۂ قطعۂ گلزار باغ
کروں علم کا کہاں تک بیاں — کہ ہے خوب اب مختصر یہ بیاں

[1] منقول۔ علم حدیث وغیرہ۔ معقول منطق فلسفہ وغیرہ ۱۲ [2] قانون قاعدہ اور ایک کتاب کا نام جو بوعلی سینا کی تصنیف ہے [3] ہیئت وہ علم جس میں اجرام فلکی اور گردش زمین وغیرہ کا بیان ہوتا ہے ۱۲ [4] ہندسہ۔ مراد علم ریاضی ۱۲ [5] نجوم۔ جوتش ۱۲ [6] نحو۔ طریقہ۔ ایک علم کا نام ۱۲ [7] صرف۔ خرچ ایک علم کا نام ۱۲ [8] عطارد ایک ستارہ جس کو منشی فلک بھی کہتے ہیں ۱۲ [9] ریس حرص ۱۲ [10] سادہ لوحی۔ بھولاپن۔ یہاں مراد بچپن اور امردی کے زمانے سے ہے ۱۲ [11] نوخط۔ سبزہ آغاز ۱۲ [12] شیریں رقم۔ بہترین خوشنویسوں کا خطاب ہوتا ہے ۱۲ [13] نسخ۔ ریحان۔ خط غبار۔ عروس الخطوط۔ خط ثلث رقاع۔ خط شکستہ یہ سب خطوں کے نام ہیں جن کی تفصیل خوشنویسی کی کتابوں سے معلوم ہو سکتی ہے ۱۲

کمان کے جو درپے ہوا بے نظیر — لیا کھینچ چلّے[1] میں جب فن تیر
صفائی میں سوفار[2] پیکان کیا — گیا جبکہ تودہ پہ طوفان کیا
رکھا چھوٹتے ہی جو لکڑی[3] پہ من — کیا اپنے قبضہ میں سب اُس کا فن
ہوئیں دست و بازو کی سرسائیاں[4] — اُڑائی گئیں ہاتھ میں گھائیاں[5]
رکھا موسیقی[6] پر جو کچھ کچھ خیال — کیے قید سب اُس نے ہاتھوں میں تال[7]
طبیعت گئی کچھ جو تصویر پر — رکھے رنگ سب اُس کے مدنظر
کئی دن میں سیکھا یہ کسب تفنگ — کہ حیران ہوئے دیکھ اہل فرنگ
سوا ان کمالوں کے کتنے کمال — مروت کی خو آدمیت کی چال
رذالوں[8] سے نفروں سے نفرت اُسے — سدا قابلوں سے تھی صحبت اُسے
گیا نام پر اپنے وہ دلپذیر — ہر اک فن میں سچ مچ ہوا بے نظیر

داستان سواری کی تیاری کے حکم میں

پلا ساقیا مجھ کو اک جام گل — جوانی پہ آیا ہے ایام گل

[1] چلہ۔ چالیس دن کی مدت۔ گوشہ کمان کا حلقہ جس کو چڑھا کر کمان کھینچتے ہیں ۱۲ [2] سوفار۔ تیر کا وہ سوراخ یا شگاف جو تیر کے گز میں جس طرف سے کمان میں رکھتے ہیں اس جانب ہوتا ہے اور اسے چلاتے وقت چلّے میں رکھ کر چھوڑتے ہیں ۱۲۔ آسی [3] لکڑی یعنی پھکیتی کا فن ۱۲ [4] سرسائی۔ سر پر وار کرنا ۱۲ [5] گھائیاں اُڑانا۔ پٹے بازوں کی اصطلاح۔ ایک قسم کی ضرب معین جو باہم مشق میں لگاتے ہیں ۱۲ [6] علم موسیقی گانے بجانے کا فن ۱۲ [7] گانے بجانے کا وزن ۱۲ [8] رذالے لوگ چھوٹے درجے کے کمینے آدمی ۱۲

غنیمت شمر صحبت دوستاں[1]
کہ گل پنج روز است در بوستاں

ثمر ہے بھلائی کا گر ہو سکے
شتابی سے بولے جو کچھ ہو سکے

کہ رنگِ چمن پر نہیں اعتبار
یہاں چرخ[2] میں ہے خزان و بہار

پڑی جب گرہ بارھویں سال کی
کھلی گتھی[3] غم کے جنجال کی

کہا شہ نے بلوا نقیبوں کو شام
کہ ہوں صبح حاضر سبھی خاص و عام

سواری تکلف سے تیار ہو
مہیا کریں جو کہ درکار ہو

کریں شہر کو مل کے آئینہ بند[4]
سواری کا ہو لطف جس سے دو چند

رعیت کے خوش ہوں صغیر و کبیر
کہ نکلے گا کل شہر میں بے نظیر

یہ فرما محل میں گیا بادشاہ
نقیبوں نے سن حکم لی اپنی راہ

ہوئی شب لیا مہ نے جام شراب
گیا سجدۂ شکر میں آفتاب

خوشی میں گئی جلد شب جو گزر
ہوئی سامنے سے نمایاں سحر

عجب شب تھی وہ جوں سحر رو سپید
عجب روز تھا شل روزِ امید

گیا مژدۂ صبح لے ماہتاب
اٹھا سورج آنکھوں کو ملتا شتاب

کہا شاہ نے اپنے فرزند کو
کہ بابا نہا دھو کے تیار ہو

[1] دوستوں کی صحبت کو غنیمت جان۔ کیونکہ پھول باغ میں بہت کم مدت تک رہتا ہے ۱۲

[2] چرخ۔ دورہ۔ گردش ۱۲

[3] گتھی۔ گتھی ۱۲۔ آسی

[4] آئینہ بندی اس طرح کی جاتی ہے کہ جابجا ٹٹیوں میں آئینے لگاتے ہیں ۱۲۔

داستان حمام میں نہانے کی لطافت میں

پلا آتشیں آب پیر مغاں
کہ بھولے مجھے گرم و سرد جہاں

اگر چاہتا ہے مرے دل کو چین
نہ دینا وہ ساغر جو ہو قلتین[1]

کدورت مرے دل کی دھو ساقیا
ذرا شیشۂ مے کو دھو دھا کے لا

کہ سرگرم حمام ہے بے نظیر
گیا ہے نہانے کو بدر منیر

ہوا جب کہ داخل وہ حمام میں
عرق آ گیا اُس کے اندام میں

تن نازنیں نم ہوا اُس کا کُل
کہ جس طرح ڈوبے ہے شبنم میں گل

پرستار باندھے ہوئے لنگیاں
مہ و مہر سے طاس لیکر وہاں

لگیں ملنے اُس گلبدن کا بدن
ہوا ڈبڈبا[2] آب سے وہ چمن

نہانے میں یوں تھی بدن کی دمک
برسنے میں بجلی کی جیسے چمک

لبوں پر جو پانی پڑا سربسر
نظر آئے جیسے وہ گلبرگ تر

ہوا قطرۂ آب یوں چشم بوس
کہے تو پڑے جیسے نرگس پہ اوس

لگا ہونے ظاہر جو اعجاز حُسن
ٹپکنے لگا اُس سے انداز حُسن

گیا حوض میں جو وہ شہ بے نظیر
پڑا آب میں عکس ماہ منیر

وہ گورا بدن اور بال اُس کے تر
کہے تو کہ ساون کی شام و سحر

نمی سے تھا بالوں کا عالم عجب
نہ دیکھی کوئی خوب تر اُس سے تب

[1] قلتین ۔ مجازاً تھوڑا سا ۱۲۔ آسی

[2] ڈبڈبا۔ سرسبز رنگ کی چمک دمک۔ ایک قسم کی خاص چمک ۱۲